1777

(Urdu)

1636/1971

विभाग मंत्रालय
______________ DEPARTMENT MINISTRY

शाखा
______________ BRANCH

मंत्रणा संग्रह
Consultation Collection Urdu

संख्या
No. 1777 42

दिनांक
Date (42) — (P)

विषय
Subject ______________

पूर्व निर्देश
Previous reference

बाद का निर्देश
Later reference

Microfilm

891.43
M471S

جملہ حقوق محفوظ ہیں

اللہ اکبر

اللہ اکبر

صدائے بازگشت

مظالمِ یونان۔ غلطیٔ تاتریاں۔ اعدا کی ناکامی۔ فتوحاتِ

اسلامی۔ برٹش پولیسی کا مآل۔ نیرنگیٔ عالم مثال

مصنفہ

میرزا فہیم بیگ چغتائی۔ فہیم گوالیاری

پبلشر میرزا محمد علی بیگ برلاس

نمبر ۱۲۵ وزیر بلڈنگ نل بازار بمبئی

سنہ ۱۳۴۱ھ

در مطبع نولکشور آگرہ طبع شد

قیمت فی جلد ۱ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہل یورپ نے طوفان اُٹھایا — خون ناحق کا دریا بہایا
آہ اس طرح کا حشر ڈھایا — جس سے کون و مکان تھرتھرایا
ظلم کرنے لگی قوم یوناں — ہائے لوٹے گئے اہل ایماں
کافروں نے کیا خانہ ویراں — بے سبب بیکسوں کو ستایا
ظالموں کی ہوئی جب چڑھائی — خاک میں مل گئی اک خدائی
کوئی سنتا نہیں تھا دُہائی — ننھے بچوں کو زندہ جلایا
بیکسوں کے گھروندے بگاڑے — ہائے ہائے بھرے گھر اجاڑے
آبرو لیگئی دن دہاڑے — شان آبا پہ دھبہ لگایا

کفر ظلمت کی امڈیں گھٹائیں
اللہ اللہ رے اُن کی جفائیں
ستم سے نہ باز آئے ظالم
لگا آخرش جب محرم
یکم ماہ کو جمعہ بھی تھا
ادا کر چکے جب فریضا
گڑگڑانے لگے سر رگڑ کر
پیٹتے تھے کلیجہ پکڑ کر
نام مولی کا لیکر پکاری
اب تو بیڑا لگا دو کنارے
ہر طرف غلبہ اشقیا ہے
آج ہم پر قیامت بپا ہے

چھٹیں بال بچوں سے مائیں
حق پرستوں کو سولی چڑھایا
جہاں بن گیا بزم ماتم
نیا دور عالم میں آیا
کمالی ہوئے سارے یکجا
دعا کیلئے ہاتھ اٹھایا
خوب مانگیں دعائیں جھگڑ کر
سن لے فریاد بارے الٰہا
اُمّتی ہیں پریشان تمہاری
ہو غلاموں پہ الطاف شاہا
سامنے منظر کربلا ہے
شش جہت میں اندھیرا ہے چھایا

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
1777
24.1.72
GOVT. OF INDIA

مجاہد ہوئے جب کہ نالاں — پریشاں ہوا سخت رضواں
تڑپنے لگے سب حور و غلماں — ہل گیا عرش اعظم کا پایا
اثر کر گیا صبر بے حد — وجد میں آئی روح محمدؐ
لگا گونجنے سبز گنبد — جوش دریائے رحمت میں آیا
رنگ آخر دکھایا دعا نے — کی توجہ رسولِ خدا نے
سنلی فریاد رب العلا نے — پڑ گیا ابر رحمت کا سایا
کہکے تکبیر اٹھے جو غازی — لگے ہارنے شمر بازی
چلی پھر نہ فتنہ طرازی — زلزلہ ملک یوناں میں آیا
انکو گھیرا جو آکر اجل نے — لعیں پھر نہ پائے سنبھلنے
لگی توپیں گولے اُگلنے — کر دیا دشمنوں کا صفایا
سمرنا میں پہونچے کمالی — عدو سے ہوا شہر خالی
غازیوں نے پھریرا اہلا لی — ہر ایک مورچے پر اڑایا

مچی فتح نصرت کی شادی ہوئی امن کی بھی منادی
مگر بھاگ نکلے فسادی جابجا شہریوں کو جلایا
گھٹی قوم کفار کی جڑ ہوئی خوب آپس میں گڑبڑ
پڑی فوج یوناں میں بھگڑ عجب رعبِ اسلام چھایا
گرے پھر نہ پنپے گرائے عدو کے قدم ڈگمگائے
بنی کچھ نہ اُس کے بنائے ستارہ نحوست میں آیا
لرزنے لگے اہل لندن پریشان تھا جنرل ہرنگٹن
گیا بھاگ پیرس کو کرزن دام ڈپلومسی کا بچھایا
اودھر جارج کی بن گئی گت برسنے لگی اس پہ رحمت
ہوئی شاہ یوناں کی ذلت اور عصمت کو سب نے سراہا
تیغ جب غازیوں نے اُٹھائی لگے کھینچنے سب دہائی
کہ بس بند کر دو لڑائی بہت ناک میں دم ہے آیا

کرم ہم پہ سب پر خدا ہو — کسیطرح لطف و عطا ہو
لڑائی کا اب خاتمہ ہو — بڑا ہم نے نقصان اٹھایا
نہ آئندہ تم سے لڑیں گے — ہر ایک عہد پورا کریں گے
مقامات وہ تمکو دیں گے — جنہیں مکر سے ہم نے پایا
ہند ترکوں کے جھگڑے کرا کر — اور پھر سوے لاسین جا کر
نئے قصہ قضیہ اٹھا کر — تصفیہ مدتوں تک بڑھایا
گیا اس غرض سے یہ ڈنڈا — کہ ہو جوش ترکوں کا ٹھنڈا
تو ہم گاڑ دیں اپنا جھنڈا — مگر مقصد دل نہ پایا
لگی ہونے آپس میں ان بن — دوبارا چھیڑی جنگ جرمن
گیا چوکڑی بھول کرزن — کہ کیا ہوگا آگے خدایا
اہل لندن کو جا کر بتا دو — یہ نوشتہ ہمارا دکھا دو
لارڈ کرزن کو مژدہ سنا دو — برا وقت ہے تم پہ آیا

جفائیں ہیں جاری شبانہ
تمہیں رو رہا ہے زمانہ
یہ آہیں نہ جائیں گی خالی
غریبوں کی ہے بد دعا لی
اُجاڑا ہے ملبار سارا
کرو غور دل میں خدارا
ہوئیں ہم پہ جیسی جفائیں
نہ ہوگا کہ یہ بھول جائیں
فلک رنگ ہے لانیوالا
لگا ماند پڑنے اُجالا
عرب او مصری ہیں دشمن
رئیسانِ ہندی ہیں بد ظن

بھرا تمنے ہر جیلخانہ
رعایا کا دل ہے دکھایا
ستائے گئے ہیں اکالی
نہ خوفِ خدا تم کو آیا
کیا جا بجا خوں ہمارا
نہتھوں پہ گولا چلایا
اٹھائیں جو ہم نے بلائیں
چندہ سے لیکے ہم کو ڈرایا
تم اب لے رہے ہو سنبھالا
لبِ بام سورج ہے آیا
پڑی آئرش میں سڈیشن
مخالفت سے ساری رعایا

چھڑا گر لڑائی کا دھندہ
تمہیں دے گا پھر کون چندہ

پڑیگا جو گردن پھندہ
نہ چھوٹیگا ہرگز چھڑایا

ڈرو گردش آسماں سے
سبق لو ذرا رفتہ گاں سے

مٹائے گئے وہ یہاں سے
تو ان کا نشاں کس نے پایا

بھروسہ نہیں اس مکاں کا
رہا یہ طریقہ یہاں کا

ہوا کوچ ہر کارواں کا
نتیجہ نہ کچھ ہاتھ آیا

یہیں تھے کبھی ہم بھی سلطاں
بنایا تمھیں ہم نے مہماں

مگر تم نے مانا یہ احساں
چراغ حکومت بجھایا

ہوے ہم سے اگر سوالی
ہم ہی سے عداوت نکالی

غرض خوب کی پائمالی
ملک پر اپنا قبضہ جمایا

نہیں ہمکو تم سے شکایت
زمانہ کی ہے یہ ہی حالت

بدلتی رہی ہے حکومت
یہ ہی ہے یہاں ہوتا آیا

مگر تم بھی غافل نہ رہنا — مرا ہے یہی تم سے کہنا
تمہیں بھی پڑے گا وہ سہنا — جو صدمہ ہے ہم نے اٹھایا
جس طرح ہو کے فرمان جاری — لٹی بادشاہی ہماری
بتاؤ کہ ہے کس کی باری — کسے جائیگا اب مٹایا
غنیمت ہیں وہ چند گھڑیاں — کہ ہو کوئی دنیا میں شاداں
بدلتا ہے جب رنگ دوراں — تو پھرتا ہے اپنا پرایا
نہ اترائے کوئی یہاں پر — ہوے دہر میں کتنے خودسر
پڑا جب زمانہ کا چکر — خاک میں انکا غرہ ملایا
کوئی اب کہاں تک بتائے — برے دن جب اگلوں پہ آئے
بہت ہاتھ پاؤں چلائے — مگر موت نے آ دبایا
زمانہ بلا کا ہے شاطر — فہیم اک جہاں پر ہے ظاہر
کہ ہونا رہا ہو کے آخر — نوشتہ نہیں مٹنے پایا

قطعہ

بول بالا غازیوں کا ہو گیا
ہل گئے تکبیر سے صحرا و دشت

نیر الطف نے بہر یادگار
کہہ دیا شور صدائے بازگشت

۱۳۴۱ھ

قبلہ معظم جناب میرزا ابراہیم بیگ صاحب چغتائی

مورخہ ۲۸ - رجب المرجب ۱۳۴۱ھ

Qi'ta by Mirza Ibrahim Beg